السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام واساتذہ عظام "ایمازون" (جو کہ ای کامرس کا ایک مشہور پلیٹ فارم ہے) پر کاروبار کرنے کے بارے میں۔ جس پر کاروبار کرنے کے دو طریقے ہیں لیکن مشہور اور زیادہ رائج طریقہ ایف بی اے" ہے جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

کاروبار کرنے والا شخص زید ایمازون پہ اپنا اکاؤنٹ بناتا ہے اکاؤنٹ بننے کے بعد زید کسی بھی ملک یا عموماً چین کے ای کامرس پلیٹ فارم "علی بابا" سے اپنی پہلے سے منتخب شدہ پراڈکٹ رکھنے والے مختلف مینوفیکچر ریاڈیلرز سے رابطہ کرتا ہے اور کسی ایک سے وہ پراڈکٹ مخصوص مقدار میں خریدنے کا کنٹریکٹ کرتا ہے کچھ مخصوص شرائط کے ساتھ۔ وہ شرائط عام طور پر پراڈکٹ کی کوالٹی سے متعلق ہوتی ہیں اور زیادہ تر شرائط کا تعلق امریکی ادارے "ایف ڈی اے" کے مقرر کردہ معیارات پر پورا اترنے سے ہوتا ہے۔ عموماً کاروبار کرنے والا شخص، مینوفیکچر ریاڈیلر سے کچھ ایسے سرٹیفیکیٹس یا اسناد کا مطالبہ کرتا ہے جن کے بغیر یہ پراڈکٹ مغربی دنیا کی ایمازون مارکیٹ میں بلکل ناقابل قبول ہوتی ہے۔ کنٹریکٹ میں پراڈکٹ کی تعداد، اس کی پیکنگ کا طریقہ کار، معاوضہ اور معاوضہ کی ادئیگی کا طریقہ کار، کسی تھرڈ پارٹی کی مدد سے چیک کروانے پر طے کردہ معیارات پر پورا اترنے کی شرائط، پراڈکٹ پر مخصوص قسم کا "لوگو" پرنٹ کرنے اور پھر آبی یا بری بندرگاہ تک پہچانے جیسی باتیں طے ہوتی ہیں۔۔۔ اس سارے عمل میں یہ بات انتہائی قابل غور ہے کہ چین کے سپلائر یا مینوفیکچرر سے قیمت کم کروانے کے لئے زید کو یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ جتنی قیمت مجھے بتائی جارہی ہے یہ میری قوتِ خرید سے باہر ہے۔ یا بعض اوقات فی پراڈکٹ قیمت کم کرنے کے لئے اس سے کچھ زائد تعداد بطور "تھینک یو نوٹ" طلب کرنا پڑتی ہے۔ اس طرح کی باتوں کے بغیر قیمت کا کم کروانا ممکن نہیں ہو پاتا۔

زید محض اس کنٹریکٹ پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ چین ہی میں موجود مختلف کوالٹی انسپکشن کے اداروں میں سے کسی ایک کے ساتھ رابطہ کرتا ہے اور کچھ معاوضہ کے عوض ان سے اس بات کا معاہدہ کرتا ہے کہ وہ کوالٹی انسپیکشن کا ادارہ، مینوفیکچر ریاڈیلر کے ہاں جاکر ہمارے پراڈکٹ کا کوالٹی ٹیسٹ اور بلخصوص بریک ٹیسٹ کرے گا اور طے کردہ معیارات کے مطابق جانچ پڑتال کرے گا کہ آیا یہ پراڈکٹ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی کے دوران ٹوٹے گی یا صحیح سالم پہنچ جائے گی۔۔ معیارات پہ مکمل طور پر پورا اترنے کی صورت میں یہ انسپکشن کا ادارہ زید کو "کوالٹی کنفارمنس" کا سرٹیفیکیٹ ارسال کرے گا اور اس کے بعد زید کی طرف سے تصدیق ہو جانے پر مینوفیکچر ریاڈیلر مکمل مال کو بحری یا بری بندرگاہ تک پہنچائے گا۔ جہاں پھر ایک تھرڈ پارٹی کی مدد سے یہ مال بحری یا ہوائی جہاز کے ذریعے سے، امریکہ روانہ کر دیا جاتا ہے یہ تھرڈ پارٹی "فریٹ فارورڈر" کہلاتی ہے اس کا کام مال کو چین کی بندرگاہ سے امریکہ میں ایمازون کے ویئرہاؤس تک پہنچانا ہوتا ہے سٹور تک پہنچانے کے دوران اگر کوئی نقصان ہوتا ہے تو اس کا ازالہ فریٹ فارورڈر ہی کرتا ہے اور ایمازون پہ اسکی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ ایمازون کے وئیرہاؤس میں اس مال کو زید کے لئے مختص سٹور میں رکھ دیا جاتا ہے۔

جب کبھی کوئی مشتری یا گاہک ایمازون کی ویب سائٹ پہ زید کے پراڈکٹ کو دیکھ کر پسند کرتا اور پھر آڈر کرتا ہے تو ایمازون، زید کے پیک شدہ مال جو کہ بڑے کارٹن میں ہے اس میں سے آڈر کی گئی مقدار کو نکال کر اسے اپنی بیرونی پیکنگ کے ساتھ مخصوص پتہ پہ ارسال کر دیتا ہے اور اس سارے کام کے عوض کچھ رقم لیتا ہے جو منافع کے مقابلے میں بہت مناسب مقدار ہے۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

1۔مذکورہ طریقہ کار میں چین سے لے کر ایمازون کے ویئر ہاؤس تک جانے میں مال زید کی ملکیت میں تو تھا لیکن قبضہ میں نہیں تھا، کیونکہ یہ مال فریٹ فارورڈ کے ذریعے ایمازون کے ویئر ہاؤس پہنچتا ہے اس لیئے زید کا اس مال پر قبضہ نہیں آتا کیا شرعا یہ طریقہ کار بیع صحیح ہو گا؟؟ اور اس سے حاصل کر دہ منافع کے بارے میں کیا حکم ہے؟

2۔ویئر ہاؤس پر مال پہنچنے کے بعد ایمازون اس مال کی حفاظت کرتا ہے اور اپنے کنٹریکٹ میں اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ جب تک مال ویئر ہاؤس میں موجود ہے اس وقت تک اگر مال کو ایسے طریقہ سے نقصان پہنچا جس سے مال کو بچانا ایمازون کے اختیار میں تھا تو اسکا ضامن ایمازون خود ہو گا۔ کیا زید کا ایمازون کی اس شرط کے ساتھ کام کرنا درست ہے؟

3۔ کسٹمر کو مصنوعات ڈیلیور کر کے اسکی رقم ایمازون وصول کرتا ہے اور ایک متعین percentage رکھ کر باقی سیلر کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیتا ہے۔ کیا اس طرح ایمازون کے لیئے متعین percentage لینا جائز ہے؟

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

والسلام

محمد ذوالقرنین

سلطان ٹاؤن لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

1. سپلائر سے مال خرید کر کسی تھرڈ پارٹی / فریٹ فارورڈر کے ذریعے اس مال کی **انسپیکشن** اور **تھرڈ پارٹی** / فریٹ فارورڈر کا وکیل بالقبض کی حیثیت سے قبضہ لیکر (جس سے خریدنے والے کا قبضہ آجاتا ہے) اس مال کو مذکورہ کمپنی کے ویئرہاوس تک پہنچانا شرعاً جائز ہے۔

2. **ویئرہاؤس** پہنچنے کے بعد مذکورہ کمپنی اس مال کی حفاظت کرتی ہے اور اس کے نقصان کی ذمہ داری بھی لیتی ہے کمپنی اس معاملے میں چونکہ اجیر مشترک بنتی ہے لہذا **امایمکن التحرز** (مال ایسے سبب سے ہلاک ہوا ہو جس سے بچنا ممکن ہو) کی صورت میں مذکورہ کمپنی کا مالی ذمہ داری لینا صاحبینؒ کے مذہب کے مطابق درست ہے۔ تاہم **لا یمکن التحرز** (ایسے سبب سے ہلاک ہونا جس سے بچنا ممکن نہ ہو) کی صورتوں میں چونکہ اجیر مشترک صاحبینؒ کے مذہب کے مطابق شرعاً ضامن نہیں ہوتا، لہذا اسکی ذمہ داری شرعاً مالک کے ذمہ ہوگی، تاہم بغیر کسی معاہدہ / شرط کے اگر مذکورہ کمپنی بطور تبرع کے اس نقصان کی ذمہ داری لینا چاہے، تو اسکی بھی گنجائش ہوگی۔

3. مذکورہ کمپنی کا وکیل بالبیع کی حیثیت سے مال کو خریدار (اینڈ کسٹمر) تک پہنچا کر اس پر متعین اجرت لینا شرعاً جائز ہے.

سنن أبي داود (3/ 284)

حدثنا أحمد بن يونس، حدثنا ابن أبي ذئب، عن مخلد بن خفاف، عن عروة، عن عائشة رضي الله عنها، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «الخراج بالضمان»

الجامعة الاشرفية دار الافتاء شارع فیروزپور لاهور پاکستان

سنن ابن ماجه (2/ 737)

حدثنا أزهر بن مروان، قال: حدثنا حماد بن زيد، ح وحدثنا أبو كريب قال: حدثنا إسماعيل ابن علية، قالا: حدثنا أيوب، عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا يحل بيع ما ليس عندك، ولا ربح ما لم يضمن»

سنن النسائي (7/ 254)

أخبرنا إسحاق بن إبراهيم قال: حدثنا عيسى بن يونس، ووكيع قالا: حدثنا ابن أبي ذئب، عن مخلد بن خفاف، عن عروة، عن عائشة قالت: " قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم: أن الخراج بالضمان "

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (7/ 204)

ولو وكله أن يشتري له فلوسا بدرهم فاشتراه وقبضها فكسدت في يد الوكيل قبل أن يدفعها إلى الموكل فهي للذي وكله؛ لأن قبض الوكيل بمنزلة قبض الموكل من حيث إن الوكيل في القبض عامل للموكل.
ألا ترى أنه لو هلك في يد الوكيل كان بمنزلة ما لو هلك في يد الموكل فكأنها كسدت في يد الموكل

.

فقہ البیوع(1080/2)

اوالاجیر المشترک انمایضمن اذا وقع التلف بما یمکن الاحتراز عنہ،اما اذا تلف بما لا یمکن الاحتراز عنہ،فان الاجیر المشترک لایضمن

الجامعة الأشرفية
دار الإفتاء
شارع فيروزبور لاهور باكستان

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (5/ 135)

وإن شرط الضمان على الأجير المشترك في العقد فإن شرط عليه فيما لا يمكن الاحتراز عنه لا يجوز بالإجماع؛ لأنه شرط لا يقتضيه العقد.

الفتاوى الهندية(500/4)

وفي الخلاصة الخانية فإن شرط عليه الضمان في العقد إن شرط عليه ضمان ما هلك في يده بسبب لا يمكن الاحتراز عنه كالموت فسدت الإجارة في قولهم.

الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (5/ 3848)

قال الصاحبان وأحمد في رواية أخرى: يد الأجير المشترك يد ضمان، فهو ضامن لما يهلك في يده، ولو بغير تعد أو تقصير منه، إلا إذا حصل الهلاك بحريق غالب عام، أو غرق غالب ونحوهما، واستدلوا بفعل عمر وعليّ.

المبسوط للسرخسي (15/ 103)

وقال أبو يوسف ومحمد رحمهما الله: هو ضامن إلا إذا تلف بأمر لا يمكن الاحتراز عنه كالحرق الغالب) وكذلك الخلاف في كل أجير مشترك كالأجير المشترك في حفظ الثياب

الفتاوى الهندية (4/ 500)

وحكم الأجير المشترك أن ما هلك في يده من غير صنعه فلا ضمان عليه في قول أبي حنيفة - رحمه الله تعالى - وهو قول زفر والحسن، وإنه قياس سواء هلك بأمر يمكن التحرز عنه " كالسرقة والغصب أو بأمر لا يمكن التحرز عنه كالحرق الغالب والغارة الغالبة والمكابرة وقال أبو يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى إن هلك بأمر يمكن التحرز عنه فهو ضامن، وإن هلك بأمر لا يمكن التحرز عنه فلا ضمان. كذا في المحيط.

محمد عمار اشرف

دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

1/ صفر المظفر/ 1442

19/9/2020

الجواب صحیح
محمد افتخار بیگ
۱/۲/۱۴۴۲ھ
19-9-2020

الجواب صحیح
محمود احمد
دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور
۱۴۴۲/۲/۱ھ

الجواب صحیح
۰۱/۰۲/۱۴۴۲ھ
۱۹/۰۹/۲۰۲۰ء

الجواب صحیح
محمد زکریا
۱/۲/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
رافع اشرف عثمانی
۱۴۴۲/۲/۳ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح
عبید اللہ مجددی عفی عنہ

دار الافتاء
الجامعة الأشرفية
شارع فیروزپور لاہور پاکستان